بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ڈیڑھ آنہ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۵ احسان ۱۳۴۹ھش - ۵ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۲۸

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسپین کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد بخیریت لندن واپس تشریف لے آئے

حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

جُملہ احبابِ جماعت کے نام حضور کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ

لندن یکم جون بذریعہ کیبل گرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً ایک ہفتہ تک اسپین میں قیام فرمانے اور وہاں کے متعدد مقامات کا دورہ فرمانے کے بعد لندن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ نیز حضور نے پاکستان کے جملہ احمدی احباب کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، کا محبت بھرا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ یاد رہے حضور ۲۵ مئی کو لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز اسپین کے دار الحکومت میڈرڈ تشریف لے گئے تھے اور وہاں ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد لندن واپس تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل گرام مرسلہ یکم جون کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں:-

"حضور اسپین سے بذریعہ ہوائی جہاز ساڑھے سات بجے شام بخیر و عافیت لندن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور نے اِس عرصہ میں کچھ دن میڈرڈ میں قیام فرمانے کے علاوہ بعض تاریخی مقامات (جو ماضی میں صدیوں تک اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہے ہیں) کا دورہ بھی فرمایا۔ چنانچہ حضور طُلیطلہ، قرطبہ اور غرناطہ بھی تشریف لے گئے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور جُملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، فرماتے ہیں۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور جملہ دیگر اہلِ قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور حضور اہلِ افریقہ کی طرح اہلِ یورپ تک بھی اسلام کا پیغام کامیابی سے پہنچانے اور وہاں بھی اسلام کو سربلند کرنے کے بعد کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ کا یہ نہایت اہم بابرکت تاریخی دورہ اب عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے اس لئے احباب خصوصیت سے اِن ایّام میں حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی حفاظت میں کامیاب و کامران بخیر و عافیت مراجعت کے لئے ہر لحظہ اور ہر آن درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں پھر زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

• راولپنڈی — محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حالت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن فرق بہت آہستہ آہستہ پڑ رہا ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

• ربوہ ۴ احسان۔ مکرم سید محمد لطیف صاحب پنشنر انسپکٹر بیت المال کافی دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

• ربوہ ۴ احسان۔ منشی عبدالغنی صاحب دارالرحمت غربی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب آپ کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے اور آپ کچھ چل پھر سکتے ہیں۔ آپ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• میری بہن مسز صادقہ نعیم لیکچرار انگریزی گورنمنٹ کالج فار ویمن سیالکوٹ پچھلے چند دنوں سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ ان کو لندن بغرض علاج لے جایا جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان کا سفر بخیر و عافیت گزرے اور وہ صحت یاب ہو کر واپس وطن آئیں۔ آمین۔

مِس نصرت دین

لیکچرار بیالوجی جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ہفتہ تعلیم مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کی تمام مجالس اپنے ہاں مورخہ ۱۹ جون تا ۲۶ جون ۱۹۷۰ء ہفتہ تعلیم منائیں۔ پروگرام کے اہم حصے حسبِ ذیل ہیں:-

۱۔ تعلیم القرآن ۲۔ تعلیمی کلاس
۳۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ
۴۔ مرکزی سالانہ امتحانات
۵۔ اجلاس عام

پروگرام کی تفصیل قائدین کو بھجوا دی گئی ہے۔ قائدینِ کرام پوری کوشش کرکے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

قسط نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

○ احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں ورودِ مسعود ○ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی استقبالیہ تقریب میں حضور کا پُرشوکت خطاب ○ سیرالیون میں اوّلین احمدی مجاہد حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحبؒ کے مزار پر دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنی رپورٹ مرسلہ از بو (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیرِ مقامی کے نام موصول ہوئی ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

بو (سیرالیون) ۱۱ مئی ۱۹۷۰ء

گورنر لاج میں چراغاں کا سماں

آج نمازِ فجر بعد حضور نے احمدیہ مسلم سکول بو کے ہال میں ادا فرمائی۔ سکول کی عمارت اور سکول کے احاطے میں، تمام راستوں پر چراغاں کیا گیا تھا جب سے حضور تشریف لائے ہیں۔ گورنر لاج میں جہاں حضور مقیم ہیں اور سکول میں رنگارنگ کے بلبوں اور قمقموں سے ساری رات چراغاں کا سماں رہتا ہے۔ ہم میں سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے تو 'بو' کے رہنے والے ایک دوست آبدیدہ ہو کر بولے کہ اگر عام دنیوی شادی ہو تو لوگ چراغاں کر لیتے ہیں ہمارے ہاں تو آج روحانی عید ہے۔ اور ہمارا دولہا تو امن کا شہزادہ ہے جس کا ہمیں اسّی ۸۰ سال سے اور ساری دنیا کو چودہ سو سال سے انتظار تھا۔ ہمارے دل و دماغ حضور کی نورانی شخصیت سے منور ہو گئے ہیں اور جگمگا اٹھے ہیں تو ہماری عمارتیں اِس جشن میں حصہ کیوں نہ لیں۔ یہ بات چراغاں کے جواز یا عدمِ جواز کی بحث چھیڑنے کے لئے عرض نہیں کی۔ اس کا مقصود ان جذبات کا احباب تک پہنچانا ہے جن سے یہاں کا بچہ بچہ سرشار ہے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ۔

سیرالیون کے احمدیہ سکول

آج آٹھ بجے صبح پرنس ولیمز Williams ریذیڈنٹ وزیر تشریف لائے اور حضور کی خدمت میں سلام اور خوش آمدید عرض کیا۔ نیز عرض کی کہ اس علاقے میں آپ کے سکول قابلِ تعریف کام کر رہے ہیں۔ آج 'بو' کے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول میں حضور کو تشریف لے جانا تھا۔ یہ سکول سیرالیون میں جماعت کا پہلا سکول ہے۔ ۱۹۶۰ء میں اس کا اجرا ہوا۔ اس سکول اور فری ٹاؤن کے سکول کے علاوہ ہمارے دو اور احمدیہ سیکنڈری سکول باجے بو اور جورو میں کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں اور اس علاقے کے مسلمانوں کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہو رہے ہیں۔ سیکنڈری سکول ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج کے برابر ہوتا ہے اور سینئر کیمرج (جسے اب G.C.E جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کہا جاتا ہے) تک تعلیم دی جاتی ہے۔ دوسری قسم کا سکول پرائمری سکول کہلاتا ہے۔ یہ ہمارے ہاں کے پرائمری سکول سے قطعاً مختلف ہوتا ہے۔ اسے تقریباً مڈل سکول سمجھنا چاہئیے۔ پبلک امتحان کے بعد حکومت کی طرف سے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ سیکنڈری سکولوں میں داخلہ کس کو ملے گا۔ سیکنڈری سکولوں میں بھی طلباء کی معین تعداد ہی داخل ہو سکتی ہے۔ یہاں جماعت کے سکولوں کے اجراء سے پہلے صرف عیسائی مشنوں کے سکول تھے۔ جو مسلمان لڑکوں کو داخلے کے وقت ہی عیسائی بنا لیتے تھے، نام بھی تبدیل کر دیتے تھے۔ مثلاً علی کا پیٹر Peter وغیرہ۔ جب طالب علم سکول سے تعلیم پاکر باہر نکلتا تھا تو پیٹر ہی کہلانے لگ جاتا تھا۔ اسی طرح مسلمان طلباء کے عقائد کو بھی مسخ کر دیا جاتا تھا۔ اچھے اچھے مسلمان گھرانوں کے چشم و چراغ عیسائیت کے دام میں گرفتار ہو رہے تھے جب سے احمدیہ سکول کھلے ہیں عیسائی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے اور مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ بو کے قرب و جوار میں ہمارے بہت سے پرائمری سکول ہیں۔ اور جیسا کہ عرض کیا ہے بشمول بو اس علاقہ میں تین سیکنڈری سکول ہیں یعنی بو۔ باجے بو۔ جورو۔ تینوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہیں اور خواص و عام میں نہایت عزت کے ساتھ یاد کئے جاتے ہیں۔ باجے بو اور جورو جانے کا پروگرام نہیں تھا اس لئے دونوں سکولوں کے طلباء اور اساتذہ 'بو' پہنچ گئے تھے۔ باجے بو کے طلباء اور اساتذہ بذریعہ ٹرین بو آ رہے تھے کہ راستے میں ریل کا انجن فیل ہو گیا۔ یہ لوگ کچھ سفر پیدل، کچھ بسوں پر جوں توں کر کے "بو" میں اس وقت پہنچے جب حضور احباب سے مصافحہ فرما رہے تھے یہ لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ وقت پر پہنچ گئے ہیں۔ باجے بو سکول میں اس وقت چھ اساتذہ یعنی پرنسپل بشیر احمد اختر۔ لطیف احمد جھمٹ۔ میاں محمد اسمٰعیل۔ عطاء الرحیم حامد۔ ضیاء اللہ چیمہ۔ کمال الدین حبیب تعلیم الاسلام کالج کے اولڈ بوائز ہیں۔ عزیز لطیف احمد جھمٹ نے جو ہمارے کالج اور یونیورسٹی اور پنجاب کے باسکٹ بال کے کپتان رہے ہیں یہاں آکر باسکٹ بال شروع کیا ہے اور اچھی خاصی ٹیم تیار کر لی ہے۔ سکول کے ۱۰۶ ایک سو چھ طلباء حضور کی زیارت اور تقریر سننے کے لئے حاضر ہوئے اور تقریر کے بعد اتنے متاثر ہوئے کہ وہیں موقع پر ۵۶ طلباء اور ایک اُستاد نے بیعت فارم پُر کئے۔ اس کے علاوہ مسٹر بنگوا نے جو اسی سکول میں استاد ہیں Reception کے موقع پر حضور کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ بیعت قبول فرمائی جائے۔ حضور نے کل شام یعنی ۱۰-۵-۴۹ہش گورنر لاج کے ڈرائنگ روم میں ان کی درخواست بیعت قبول فرمائی۔ دعا کے بعد مسٹر بنگوا کو شرفِ معانقہ بخشا اور اپنا ایک فوٹو دستخط کے ساتھ عنایت فرمایا۔ اس کے جذبات اور مسرت کا اندازہ صرف وہی کر سکتے ہیں جنہوں نے مسٹر بنگوا کو حضور کے تشریف لیجانے کے بعد دیکھا ہو۔

(احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو Joru سیرالیون کے مشرقی صوبے کے صدر مقام Kenema سے اٹھارہ میل جانبِ مشرق واقع ہے اور چیف ڈم Gaura گوارا کا صدر مقام ہے۔ شمالی صوبے کی طرح مشرقی صوبے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ علاقہ تقریباً سو فیصدی مسلمان ہے۔ یہاں کے مسلمان اس سکول کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس علاقے میں یہ پہلا مسلم سیکنڈری سکول ہے۔ اس سکول کے اجراء سے مسلمانوں کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے کہ ان کے بچے عیسائیت کی زد سے محفوظ اسلامی ماحول میں تعلیم اور تربیت حاصل کر سکیں۔ پرنسپل مبارک احمد نذیر صاحب کہتے ہیں کہ ملک کے ہر حصے سے مسلمان والدین کوشش سے بچوں کو اس سکول میں بھجواتے ہیں اور جماعت کی اس تعلیمی خدمت کے اعتراف میں اپنے جذبات کا اظہار بڑی فراخ دلی سے کرتے ہیں۔ اس کا اظہار وقتاً فوقتاً سرکاری اور قبائلی حکام اور پبلک کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل جناب بن جاتے جان سی Benja Tejansi خاص طور پر سکول کی امتیازی حیثیت کے مداح ہیں۔

۹-۵-۴۹ہش کو سکول کے ۲۰۰ طلباء اور اساتذہ حضور کے استقبال کے لئے بو پہنچ چکے تھے۔ جورو کے قبائلی حکام کا ایک وفد بھی حضور کے استقبال کے لئے 'بو' میں موجود تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں حضور کی تشریف آوری

جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ سیکنڈری سکول کی شاندار عمارت کے احاطے میں داخل ہوئے تو تینوں سیکنڈری سکولوں اور کئی پرائمری سکولوں کے طلباء نے جو اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس Placard اُٹھائے سڑک کے دو رویہ کھڑے تھے حضور کا نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد سے استقبال کیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ بعض سکولوں کے طلباء نے پاکستانی ٹوپی جسے ہم قائدِ اعظم ٹوپی کہتے ہیں اور جو ان کی وردی کا حصہ تھی پہنی ہوئی تھی۔ Placards میں سے چند ایک یہ تھے:۔

Ahmadiyyat the true Islam.

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اھلاً و سھلاً و مرحبا

Welcome Hazrat Khalifatul Masih.

I will cause thy message to reach the corners of the earth.

I shall give you a large party of Islam.

سکولوں کے اساتذہ اور پرنسپلوں نے اس عاجز سے فرمایا کہ حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کا جو موقع طلباء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اس پر طلباء پھولے نہیں سماتے۔ پرنسپل مبارک نذیر صاحب نے بتایا کہ جب اسکول کے ۶۵ طلباء، تین اساتذہ اور ایک Carpenter اس موقع پر بیعت سے مشرف ہوئے اور حضور نے طلباء کے ساتھ متحرک اور ساکن تصاویر کھنچوائیں تو حضور کی اس غیر معمولی شفقت اور محبت سے طلباء ممنونیت کی تصویر بن گئے۔ طلباء خوشی سے دیوانے ہو رہے تھے۔ حضور نے جو رو سکول کی پیش کردہ تین اینٹوں پر دعا فرمائی جو سکول کی ایک نئی عمارت کی بنیاد میں رکھی جائینگی۔

حضور ساڑھے آٹھ بجے صبح احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں تشریف لے گئے۔ سارا راستہ خوبصورت پرچموں، آرائشی محرابوں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور کی تشریف آوری پر تکبیر اور محمد رسول اللہ زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، انسانیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد، کے فلک شگاف نعروں سے سارا ماحول گونج اٹھا۔ سکول کے پرنسپل مسٹر انور حسن نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور سٹاف سے تعارف کروایا۔ تعارف کے بعد حضور نے سکول کا معائنہ شروع فرمایا۔ حضور نے کیمسٹری، فزکس اور بائیالوجی کی تجربہ گاہیں بھی ملاحظہ فرمائیں اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مکرم لطف الرحمن صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا اسکول سائنسی مضامین کی معیاری تدریس کی وجہ سے سارے صوبے میں مشہور ہے۔ اور خاص طور پر ملک کی سائنسی اور تکنیکی ضروریات کی کفالت کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ فزکس کی تجربہ گاہ میں حضور نے ریڈیو سیرالیون کے نمائندے کو (جو ریڈیو سیرالیون کے لئے حضور کے ارشادات ریکارڈ کرنے کے لئے ہمہ وقتی ڈیوٹی پر مامور تھے) مخاطب کر کے فرمایا:-

"سیرالیون کی موجودہ اور آئندہ نسل کا روشن مستقبل ان سائنسدانوں کی الماریوں سے وابستہ ہے۔"

تقسیم انعامات کی تقریب

اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات شروع ہوئی جس کا انتظام باہر سکول کے احاطے میں کیا گیا تھا۔ یہ تقریب ویسے تو ہال کے اندر منعقد ہونی تھی لیکن مستورات مضافات سے اتنی تعداد میں تشریف لائی ہوئی تھیں کہ ان کا کسی کمرے میں سمانا ممکن نہ تھا اسلئے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا سے ان کی ملاقات کا انتظام ہال کے اندر کیا گیا اور ناچار سکول کی تقریب کا انتظام باہر کر دیا گیا۔

اور یہ اچانک تبدیلی بہت خوش اسلوبی سے ہوئی۔ کارروائی شروع ہونے سے پہلے مختلف سکولوں کے طلباء کلاسوں کے مطابق صف بستہ ترتیب کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

پرنسپل صاحب کی تقریر

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو سکول کے ایک طالبعلم نے کی پرنسپل انور حسن صاحب نے حضور کی خدمت میں سکول کے گورنروں، سٹاف اور طلباء کی طرف سے خوش آمدید پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے پیارے آقا! یہ ہمارے سکول کے لئے ایک ایسا دن ہے جس کی عظمت کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ یہ وہ دن ہے جب مہدی معہود علیہ السلام کا موعود پوتا، امام وقت، مجبوروں اور مظلوموں کی امید اور آسرا (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سات ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے ہمیں اور اہل سیرالیون کو نور و برکت کے خزانوں سے مالا مال کرنے کے لئے بنفس نفیس ہمارے پاس جلوہ افروز ہے۔ یہ دن ہماری تاریخ میں ایک یادگار کی حیثیت سے زندہ رہے گا اور آنے والی نسلیں اسے احترام اور تشکر کے ساتھ یاد کیا کریں گی۔

انہوں نے سکول کی تاریخ اور کارناموں پر مختصر انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ سکول میں سیرالیون کے علاوہ مغربی افریقہ کے دیگر ممالک مثلاً لائبیریا، گنی، گیمبیا وغیرہ سے بھی طلباء داخلہ لیتے ہیں اور اب تک سترہ سو (۱۷۰۰) طلباء سکول سے اکتساب فیض کر چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بہترین تجربہ گاہوں اور اعلیٰ معیار تدریس اور رہائشی انتظام کے علاوہ سکول میں Islamic Religions Knowledge اسلامیات کا G.C.E کے 'O' لیول تک انتظام ہے اور کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جب سکول میں داخلے کی دور دور سے درخواستیں نہ آتی ہوں۔ ہمارے طلباء کھیل کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ اس سال فٹبال اور سافٹ بال میں سکول ہذا قومی چیمپین شپ کا حقدار قرار پایا ہے۔ سکول میں جو مشاہیر آتے رہتے ہیں ان کی لمبی فہرست میں گورنر جنرل، وزیر اعظم، وزراء، مختلف ممالک کے سفیر کبیر، ماہرین تعلیم اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بیرون ملک کے مشنوں کے ڈائریکٹر اور سرفہرست حضور پُرنور کا اسم گرامی ہے۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ یوم آزادی کی تقریب پر طلباء نے سکول کی شاندار مارچ پاسٹ پر عوام اور خواص دونوں کی طرف سے مبارکباد کے بہت سے پیغام آئے۔ جن میں سکول کے اعلیٰ نظم و ضبط اور تربیت کے بلند معیار کو سراہا گیا تھا۔ انہوں نے ایک معمر شخص کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے خیال کے مطابق اگر سارے سکول "احمدیہ" کی مثال کی تقلید کریں تو ہم اس امید کے ساتھ رات کو چین کی نیند سو سکتے ہیں کہ ہماری آنے والی نسل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ ایک اور شخص نے بتایا کہ اس کے بچے نے اسے کہا ہے کہ ابا جب مجھے سیکنڈری سکول کے داخلے کا حق ملے تو یہ مت بھول جائیں کہ میں "احمدیہ" میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

پرنسپل صاحب نے حضور کی اجازت سے ۷۰-۵-۱۱ کو حضور کی تشریف آوری کا دن قرار دیا۔ آئندہ ہر سال اسی تاریخ، اسی ماہ کو یوم ناصر ایدہ اللہ تعالیٰ منایا جایا کرے گا۔ تا آئندہ نسلوں تک اس نسل کے جذبات ممنونیت و تشکر پہنچ سکیں۔

اس کے بعد حضور کی خدمت میں تقسیم انعامات کے لئے درخواست کی گئی۔ حضور نے ازراہ شفقت انعامات تقسیم فرمائے اور اسلامیات (Islamic Religions Knowledge) میں اوّل آنے والے جی-سی-ای کلاس کے طالب علم محمد بنگورا Bingora کو سکول کے انعام کے علاوہ اپنی جیب خاص سے بھی گراں قدر انعام مرحمت فرمایا۔

حضور کا خطاب

تقسیم انعامات کے بعد حضور نے مختصر تقریر میں انگریزی زبان میں فرمایا کہ آپ کا مستقبل نہایت درخشندہ اور تابناک ہے لیکن یہ پھل قسمت کے درخت سے ٹوٹ کر خود بخود تمہاری جھولیوں میں نہیں گرے گا۔ بلکہ شدید محنت سے تمہیں اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنا ہوگا۔ یہ ساری کارروائی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے سکول کی دو منزلہ عمارت سے سکول کی تجربہ گاہوں کے قریب مستورات کی معیت میں ملاحظہ فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور نے ازراہ کرم سکول کی لاگ بک پر اپنے قلم سے مندرجہ ذیل کلمات درج فرمائے:-

"بارک اللہ فی سعیکم"

اوراق کے نیچے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے استقبالیہ تقریب اور حضور کا پُرشوکت خطاب

احمدیہ مسلم سکول بو کے معائنہ اور تقریب تقسیم انعامات اور دعا کے بعد حضور بو میں منعقد ہونے والی اہم ترین تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ سکول کے آڈیٹوریم کے سامنے وسیع و عریض میدان پر خاص طور پر بانس اور پام کے پتوں سے چھت ڈال کر حاضرین جلسہ کی نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سٹیج پر شامیانہ لگایا گیا تھا اور ساری جلسہ گاہ کو خوبصورت قطعات اور پرچموں سے سجایا گیا تھا۔ ان میں سے بعض قطعات اوپر درج ہوئے بعض درج ذیل ہیں:-

- It is said that He (Messiah) shall die and his Kingdom shall descend to his son and grandson. Talmud
- Kings shall seek blessing from thy garments.
- لاشك ان محمدا خير الورى ريق الكرام و نخبة الاعيان
- يا رب صل على نبيك دائما في هذه الدنيا و بعث ثان
- انا نبشرك بغلام نافلة لك
- ينصرك رجال نوحي اليهم من السماء
- I shall cause thy message to reach the corners of the earth.
- ان لمهدينا آيتين ... الخ

(سنن دار قطنی)

Future of Islam

O mankind! Hearken! this is the prophecy of Allah who made the heavens and the earth. He will spread this movement in all countries and will give it supremacy over all, through reason and argument.

I came to sow the seed. That seed has been sown by my hand. It will now grow and blossom forth and none dare retard its growth.

(تذکرۃ الشہادتین)

دس بجکر دس منٹ پر مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ پھر مکرم مبارک نذیر صاحب (ابن حضرت مولانا نذیر احمد علی رضی اللہ تعالیٰ

پرنسپل احمدیہ مسلم کالج بو (Bo) نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ قصیدے یاعین فیض اللہ والعرفان کے کچھ اشعار خوش الحانی سے اور اس درد سے پڑھے کہ سارا جلسہ درود کی خوشبو سے معطر ہوگیا۔ بعدازاں احمدیہ پرائمری سکول کے بچوں اور بچیوں کے ایک گروپ نے سٹیج کے سامنے آکر ترنم کے ساتھ استقبالیہ ترانے اپنی معصوم اور توتلی زبان میں گائے۔ یہ گیت اردو، انگریزی، عربی، مینڈے اور ٹمنی وغیرہ مختلف زبانوں کے منظوم جملوں اور اشعار پر مشتمل تھے۔ بو سکول کے بچوں کا ترانہ اردو کے اس شعر سے شروع ہوا:-

مرحبا صد مرحبا اے حامیٔ دینِ متیں !

مرحبا صد مرحبا اے خاتمِ دیں کے نگیں !

اسی طرح باری باری مگبورکا اور بو اسے بو کے پرائمری سکولوں کے بچوں اور بچیوں نے اپنی اپنی ٹولیوں میں اسی قسم کے ترانے مختلف زبانوں میں گائے۔ یہ ترانے اتنے پُر اثر تھے اور ننھے بچوں کے مُنہ سے اتنے بھلے لگتے تھے کہ تمام سامعین دل ہی دل میں ان ننھے منوں کو دعائیں دینے لگے۔ حضور نے بڑے پیار کے ساتھ ان کا بلند آواز سے شکریہ ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

استقبالیہ ایڈریس

اس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیرامَاؤنٹ چیف گمانگا ممبر پارلیمنٹ نے سیرالیون کے احمدیوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں انگریزی زبان میں ایڈریس پیش کیا۔ اور عرض کی کہ اے ہمارے پیارے اور انتہائی محبوب آقا اور امام! آپ کی تشریف آوری پر جو اعزاز سیرالیون کو نصیب ہوا ہے ہم اس پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ دلی مسرت کے بے پایاں جذبات کے ساتھ ہم حضور کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہیں۔ ہمیں علم تھا کہ ایک دن ایسا بھی چڑھے گا جب اہل سیرالیون اور سیرالیون کا ملک اس مقدس وجود کی بنفسِ نفیس یہاں تشریف آوری سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے نوازا جائے گا۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ ملک جسے یہ دن نصیب ہوا اور کتنے خوش قسمت ہیں ہم لوگ جن کو حضور کی مقدس صحبت نصیب ہوئی۔

ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہیں کہ اس نے ہمیں احمدیت میں شمولیت کی توفیق بخشی جس کا واحد مقصد حقیقی اسلام کا احیاء اور غلبہ ہے۔ انہوں نے جماعت کے اثر و رسوخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کا سیرالیون میں خاص مرتبہ اور مقام ہے اور سارے ملک میں عزت اور احترام سے یاد کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں جو اس ممنونیت اور احسانمندی کے جذبات کی گہرائی اور گیرائی کی ترجمانی کرسکیں جو سیرالیون کے احمدیوں کے دلوں میں جماعت احمدیہ کے لئے اور مرکزِ احمدیت کے لئے پائے جاتے ہیں۔ مرکز نے نہایت فراخ دلی سے ہمارے ملک میں مبلغ بھیجے جنہوں نے ہمیں اس روحانی بے حسی اور تیندر سے نجات دلائی جو ہم پر مسلط ہوچکی تھی اور ایک نئی زندگی کی لذت سے آشنا کیا۔ اور آج جبکہ ہمارے پیارے آقا اور مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں ہم اپنے غلامی اور اطاعت کے عہد کی تجدید و توثیق کرتے ہیں اور ایک بار پھر یہ عہد دہراتے ہیں کہ ہم دین کو تمام دنیوی امور پر مقدم رکھیں گے اور محبوب جانیں گے اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ

پیارے آقا! آپ نے اتنا طویل اور تھکا دینے والا سفر اختیار فرمایا۔ تاہم حضور کی زیارت کی سعادت حاصل کرسکیں ہم اس احسان پر حضور کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہماری دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ ہم نے آپکو ان آنکھوں سے دیکھا اور ان کانوں سے سُنا۔ بے شک ہم آپ کو پہلے بھی جانتے تھے مبلغین کے بیانات، تحریروں اور حضور کی تصویروں کے ذریعے حضور کا ایک خیالی نقشہ ہمارے ذہنوں اور دلوں میں قائم تھا۔ وہ نقشہ اگرچہ بہت پیارا تھا لیکن پھر بھی نامکمل تھا۔ وہ ایک خاکہ سا تھا جس میں ہم اپنے تصور سے رنگ بھر لیتے تھے لیکن آج حضور بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں اور حضور کے رُخِ انور میں ایسی روحانیت نظر آتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا مقدس وجود جس تحریک کا رہبر اور امام ہے وہ سچی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہمارے عظیم المرتبت امام اور آقا! ہم حضور کو احمدیت سے انتہائی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اس الٰہی تحریک کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہم انتھک محنت اور جد و جہد سے کام لیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضور کی تشریف آوری کے نتیجے میں ہمیں فقید المثال فتوحات حاصل ہوں گی اور تمام باطل ادیان پر اسلام کا غلبہ اور تفوق قائم ہوجائے گا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ازدیادِ ایمان اور استقلال کی نعمتوں سے نوازتا چلا جائے تاہم اس کارِ عظیم اور اس کے نتیجے میں ملنے والے عظیم انعامات کے اہل ثابت ہوسکیں آمین۔

اس ایڈریس کا ایک ایک لفظ محبت اور عشق اور اخلاص میں ڈوبا ہوا تھا۔ تا کوشش کہ ہم خدام کو بھی تجدید عہد کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے تمام دیواریں ڈھے گئی ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ کامل اور عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی علیہ السلام کی آواز جغرافیائی وسعتیں طے کرتی ہوئی دلوں میں اُتر رہی ہو۔ مُردے زندہ ہو رہے ہوں اور نئی زمین اور نیا آسمان ہماری آنکھوں کے سامنے پیدا کئے جارہے ہوں۔

حضور کی معرکۃ الآراء تقریر

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس وقت اس ایڈریس کے بعد تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو صاف نظر آرہا تھا کہ اخلاص و وفا اور عشق و محبت کے اس عملی مظاہرے سے حضور کتنے متاثر ہوئے ہیں۔ اس موقع پر حضور نے جو معرکۃ الآراء تقریر فرمائی اس کا ایک ایک لفظ جذب و اثر میں ڈوبا ہوا تھا۔ حضور کے رُخِ مبارک پر ایک نور تھا اور اس قسم کی ربودگی طاری تھی جیسے حضور کسی اور ہی دنیا میں ہوں۔ حضور نے تعوذ و تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب اور بہنوں کو جو ہزاروں کی تعداد میں پام اور بانس سے بنے ہوئے شامیانے کی چھاؤں میں نہایت احترام اور نظم و ضبط سے اپنے آقا کے ارشادات کو سننے اور محفوظ کرلینے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

آج کا دن آپ کا دن ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں اور اس ملک کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) اس ملک میں وارد ہوا ہو۔ اس نعمت عظمیٰ کے ملنے پر خوشی سے اچھلو اور خدا کی حمد کے ترانے گاؤ کہ مولیٰ کریم نے آپکو یہ دن دکھایا۔ (جلسہ گاہ تکبیر اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی) حضور نے فرمایا کہ اپنے آپکو اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان پاکر جن سے مجھے بے حد محبت ہے میں بہت خوش و مسرور ہوں۔ اس روحانی مسرت کی ایک وجہ اور بھی ہے میں اسلئے بھی خوش ہوں کہ آج ہر چہرے میں جو میرے سامنے ہے مجھے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی سچائی کا نور نظر آرہا ہے۔ اسّی سال قبل آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم پاکر المسیح اور المھدی ہونے کا اعلان فرمایا۔ یہ ایک موعود کا نزول تھا جس کے آنے کی بشارت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس عظیم روحانی فرزند کا ظہور چودھویں صدی میں ہوگا۔ آپ نے تنہا اپنے اس عظیم روحانی فرزند کو اپنے کروڑوں کروڑ فرزندوں میں سے انتخاب فرمایا اور اسکو پر سلام بھیجا۔ حضور نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ہلال اور بدر کی مثال دے کر واضح فرمایا کہ ہلال سورج کی تھوڑی سی روشنی کا انعکاس کرتا ہے اور بدر کامل آفتاب کی بھرپور تجلی کا مظہر ہوتا ہے حضور نے بتایا کہ مسیح موعود مہدی معہودؑ وہ بدر کامل ہے جس نے محمدی انوار کو سب سے زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھ منعکس کیا اور رات کو دن میں بدل دیا ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور انسانیت پر محمدی نور میں ملبوس ایک نیا دن طلوع ہوا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام اسلام کی آخری اور دائمی فتح اور غلبے کے لئے دنیا میں آئے۔ لیکن دنیا نے اس آسمانی نور کو بجھانے کے لئے کمر کس لی۔ دنیا آپ کو شناخت نہ کرسکی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم روحانی فرزند طفلِ حسین کی طرح خدا کی گود میں تھا۔ دنیا خدا تعالیٰ کی شناخت سے یکسر بیگانہ تھی اس لئے اسے وہ بھی نظر نہ آیا جو اس کی گود میں تھا۔ ہر قسم کے حیلے اور حربے آپ کے خلاف آزمائے گئے۔ قومیں اس بات پر تُل گئیں کہ آپ کی آواز کو دبائیں۔ دشمنی اور بغض و عناد کی کمان سے نااہل لوگوں نے ہر جہت سے تیر پھینکے۔ دنیا کی ساری طاقت اور قوت اس آواز کو خاموش کرنے کی کوشش میں لگ گئی۔ لیکن یہ آسمانی آواز خاموش نہ کی جاسکی۔ وہ آواز دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اور آج میں سات ہزار میل دور اس ملک میں اسی آواز کی صدائے بازگشت سُن رہا ہوں۔ (جلسہ گاہ ایک بار پھر تکبیر، اسلام، احمدیت، امیرالمومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھی)۔

فرمایا۔ میں آپ کے چہروں پر اسی نور کی چمک دیکھ رہا ہوں جسے حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے آسمان سے لائے۔ آپ میں سے ہر فرد اس بات کا ثبوت ہے کہ امام مہدی (علیہ السلام) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا فرزند جلیل ہے۔ آج وہ عظیم دن طلوع ہوچکا ہے (جس کا وعدہ دیا گیا تھا) جب اسلام کو تمام ادیان، نظریوں اور فلسفوں پر فتح مبین حاصل ہوگی۔ (آمین کی بلند اور متفقہ آواز)

فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کے درمیان بیٹھ کر بہت خوش ہوں۔

میری یہی دعا ہے کہ آپ کے ایسے اعمال صادر ہوں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اسے پسند آئیں تاان مقاصد کا حصول بھی قریب تر آجائے۔ جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ آج انسانیت کو تین اہم مسائل درپیش ہیں اور تینوں کا صحیح اور کامل حل صرف اور صرف اسلام اور احمدیت کے پاس ہے۔ پہلا مسئلہ انسانی مساوات کا مسئلہ ہے بنی نوع انسان کے محسن اعظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی روشنی میں عملاً یہ ثابت کر دکھایا کہ جب تک انسانیت کا احترام اور وقار قائم نہ کیا جائے گا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اعلان کردو کہ اگر سرداران مکہ (جو حضرت بلالؓ کو حقیر خیال کیا کرتے تھے) جان کی امان چاہتے ہوں تو بلال (رضی اللہ تعالیٰ) کے پرچم تلے آجائیں۔ فرمایا۔ فتح مکہ کے دن جس حسین طریقے سے احترام و مساوات بنی آدم کا قیام عمل میں لایا گیا وہ تاریخ عالم کا عظیم واقعہ ہے۔ اس دن یہ ثابت کر دیا گیا کہ آئندہ سے تمام انسانوں کو انسان سمجھا جائے گا۔ وہ حبشی ہوں یا چینی۔ امریکن ہوں یا یورپین کسی کو بھی اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس عظیم سرزمین کے فرزندوں کو حقارت سے دیکھے۔ ہم اہل افریقہ کے دل اسلام کے لئے تسخیر کریں گے۔ اور یہ تسخیر قلوب محبت۔ پیار اور دلائل کی روشنی میں ہوگی اور یہ صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام امن اور پیار کا مذہب ہے اور دلوں کو صرف محبت ہی سے جیتا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرا مسئلہ دولت کی منصفانہ اور دانشمندانہ تقسیم سے تعلق رکھتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام دونوں اس مسئلے کی ماہیت کو سمجھنے سے قاصر اور اس کا حل تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ صرف اسلام ہی ہے جو اس مسئلے کی اہمیت کو صحیح معنوں میں سمجھا ہے۔ اور وہی اس کا حل بھی پیش کرتا ہے۔ حضور نے اسلامی نظریئے کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر انسان کا حق ہے کہ اسے اپنی خداداد صلاحیتوں کی نشوونما کرنے کے لئے ہر ضروری سہولت ملے۔ اگر اسے یہ سہولت نہ ملے تو وہ ایک مظلوم انسان ہے۔ اسلام ایسے ہر مظلوم کا ساتھی اور مددگار ہے اور اس کی ضروریات کی کفالت کا ذمہ دار ہے اس لئے اس مسئلے کا صحیح حل صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ کسی مذہب یا فلسفے یا ازم کی طاقت نہیں کہ اسے حل کر سکے (تکبیر۔ خاتم النبیینؐ۔ اسلام۔ احمدیت۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے پنڈال گونج اٹھا۔ ایک دوست نے فرط جذبات سے کھڑے ہو کر عربی زبان میں بلند آواز سے مدحیہ فقرات کہے۔)

فرمایا تیسرا مسئلہ تعلق باللہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تمام روشنی اور طاقت اور قوت اور علوم کا سرچشمہ ہے ایسے قادر اور توانا خدا سے کس طرح زندہ تعلق استوار کیا جائے؟ فرمایا صرف ہم ہی ہیں جو اس مسئلے کا زندہ حل پیش کر سکتے ہیں ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے ایسے لاکھوں انسانوں کو دیکھا ہے جن کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم تھا اور ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے اقتدار اور جلال اور مخلوق سے اس کی محبت کے ایمان افروز جلوے دیکھے ہیں حضور نے تفصیل سے واضح فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے دعاؤں کا جواب دیتا ہے ایک ایک رات میں کئی کئی بار اپنے پاک الہام سے نوازتا ہے اور قلوب کو اطمینان بخشتا ہے۔ حضور نے ایک احمدی خاتون کی مثال دیکر واضح فرمایا کہ پاکستان بھارت جنگ کے دوران کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات میں ماں کی تسلی کے لئے پہلے فرمایا۔ میں پاکستان کی حفاظت کروں گا پھر فرمایا میں سیالکوٹ کے محاذ پر حفاظت کیلئے فرشتے بھیج رہا ہوں۔ پھر فرمایا میں تیرے بیٹے کی (جو بحیثیت میجر مادر وطن کی مدافعت کیلئے لڑ رہا تھا) حفاظت کروں گا۔ (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ خاتم النبیینؐ۔ احمدیت۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد) فرمایا ہمارا قادر مالک اور توانا خدا تمام حسنات و کمالات کا جامع اور سرچشمہ ہے وہ زندہ ہے اور موجود ہے۔ اور اپنے بندوں کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے فرمایا جن لوگوں کو ابھی قبول حق کی توفیق نہیں ملی وہ آئیں اور اسلام اور احمدیت کے دامن سے وابستہ ہو کر ان برکات کے وارث بن جائیں جن کا اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ میں وعدہ کیا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق کے طفیل ہم نے ایسے لاکھوں نشانات دیکھے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے سچے راستے پر گامزن ہیں۔ فرمایا میں امریکہ۔ روس، چین یورپ اور دیگر ممالک کو خبردار کرتا ہوں اور انہیں ایک بار پھر اسی طرح متنبہ کرتا ہوں جس طرح میں نے انہیں پہلے (دورے کے وقت (۱۹۶۷ء) میں) متنبہ کیا تھا۔ کہ آؤ اور اپنے خالق سے صلح کر لو اور اس کے حضور عجز سے حاضر ہو جاؤ۔ یاد رکھو اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا۔ تو وقت آتا ہے کہ صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دئے جاؤ گے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا۔ اسلام کا خدا تمہارا نجات دہندہ ہے اس کے پاس لوٹ کر آجاؤ اور نجات کی برکتوں سے حصہ لو۔ (فضا ایک بار پھر عارفانہ نعروں سے گونج اٹھی۔)

اس پر شوکت خطاب کے بعد حضور کی خدمت اقدس میں جماعت کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے ان تحائف میں ایسے کپڑے بھی تھے جنہیں احمدی بہنوں نے اپنے ہاتھ سے کاتا اور بُنا تھا۔ حضور نے ان تحفوں کو ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ اور بلند آواز سے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہا۔ اور احباب اور بہنوں کو یقین دلایا کہ حضور انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ آخر میں حضور نے پرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ نعروں اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ عقیدت مندوں نے دعائیہ نعروں کے درمیان اپنے محبوب امام کو جلسہ گاہ سے الوداع کہا حضور کی یہ تقریر جو انگریزی سے دو زبانوں میں۔ ساتھ ساتھ ترجمہ کی جاتی رہی۔ پونے بارہ بجے ختم ہوئی۔ الحاج بونگے نے مینڈے زبان میں اور مسٹر بنگورا نے ٹمنی زبان میں ترجمے کی سعادت حاصل کی۔ تقریر کیا تھی ایک نصرت الٰہی تھا جس نے سننے والوں کے قلوب میں زلزلہ برپا کر دیا۔ ایک مجسم نور تھا جو آسمان سے اترا اور دل و دماغ کو روشن کر گیا۔ تقریر بہ جذبات اثر اور بنی نوع انسان خصوصاً قوم بلال کے غم اور غمگساری کے احساس میں ڈوبی ہوئی تھی اگر احمدی بھائیوں اور بہنوں نے اپنے ایمان اور عرفان کی روشنی میں حضور کے ارشادات کو اپنے دلوں میں محبت اور احترام کے ساتھ جگہ دی اور لفظ لفظ کو توجہ اور انہماک سے سنا اور اسے سر آنکھوں پر بٹھایا۔ تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ان دیوانگان مہدی علیہ السلام کے انداز ان کی گفتار۔ ان کی چال ڈھال سے یہ بات جاننے کے لئے کسی کوشش کی ضرورت نہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہیں کہ اگر وہ حضرت امام المہدی علیہ السلام کی زیارت نہیں کر سکے تو آج ان کے قائمقام اور نائب اور خلیفہ کی زیارت کر کے انہوں نے اسی روحانی تجربے اور لذت کا مزا چکھ لیا جس روحانی تجربے اور لذت کے مزے صحابہ کرام کے قلب و نظر نے لوٹے ان کی حالت اور کیفیت کا اندازہ سنی سنائی بات سے نہیں ہو سکتا اب جبکہ میں یہ سطور اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں تحریر کر رہا ہوں تو دو غم مجھ پر غالب ہیں پہلا غم یہ کہ بدظنی کر بیٹھا کوئی ان سطور کو مبالغہ نہ سمجھے۔ اور دوسرا غم یہ کہ حقیقت کا عشر عشیر بھی الفاظ میں ادا نہ ہو سکا مثال اسکی یوں سمجھ لیں کہ اگر اچانک اطلاع ملے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند گھنٹوں کے لئے ربوہ میں تشریف لے آئے ہیں تو جو کیفیت اور حالت آپکی اس وقت ہوگی وہی حالت بعینہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھ کر ان لوگوں کی ہوئی ہے لیگیس ہو جمعہ پر۔ ابا دان۔ اکرا۔ کماسی پہنچے ان سالٹ پانڈ۔ فری ٹاؤن میں ہو۔ غرضیکہ جگہ جگہ اس کیفیت کے نظارے نظر آئے نمونے کے طور پر ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اس واقعہ کا یہ عاجز خود گواہ ہے ایکدن میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہمارے دس پندرہ افریقی بھائیوں کو ڈانٹ رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیامگاہ وفری ٹاؤن میں Head of State سربراہان ممالک اور حکومت کے خاص مہمان ہی ٹھہرتے ہیں۔ اسلئے یہاں کا ماحول اسقدر کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ پبلک کی آمد و رفت کا تانتا بندھ جائے اور لوگ اسی قدر جمگھٹا کریں۔ اسکے علاوہ صفائی اور حفاظت کے نقطہ نظر سے بھی حکومت کے نمائندے جو حضور کے قیام کے دوران حفاظت کیلئے مقرر ہیں انکو یہ عام آمد و رفت پسند نہیں۔ ایک حد تک ان کی یہ بات ٹھیک بھی تھی۔ خاکسار کو دیکھکر کچھ لوگ میرے پاس بھی آگئے اور کہنے لگے ہم کسی قسم کا خلل صفائی یا کوٹھی کے سکون میں نہیں ڈالنا چاہتے ہم چاہتے ہیں نیظرول سے دور خاموشی سے پو بیس گھنٹے حاضر رہیں اور جب حضور کوٹھی سے باہر نکلیں یا واپس تشریف لائیں۔ تو ہم حضور کی دور سے زیارت کر لیا کریں۔ ایسے مقدس وجود کی زیارت خدا جانے پھر کب نصیب ہو۔ پرنسپل انور حسن صاحب بتاتے ہیں کہ جب حضور کی بو ہیں یہ تقریر جس کا اوپر ذکر ہوا ختم ہوئی تو ایک شخص نے جو غیر از جماعت تھا۔ کہا کہ ہم نے خدا کو دیکھا تو نہیں۔ لیکن آج حضور کی زبان سے بولتے ضرور سنا ہے۔

حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحبؓ کے مزار پر

تقریر کے بعد حضور حضرت مولوی نذیر احمد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ اس مجاہد و بتلیغ اور حضرت امام المہدی علیہ السلام کے عاشق زار کا مزار بو میں

ایک نہایت پر فضا جگہ پر واقع ہے جہاں کسی زمانہ میں "بُش" Bush یعنی گھنا جنگل تھا جس میں سے گذرنا سوائے خاص خاص راستوں کے ناممکن تھا۔ پا روجیدہ جن کی عمر اس وقت اسی سال سے زائد ہے اور سیرالیون کے قدیم ترین احمدی ہیں۔ رو رو کر بیان کرتے ہیں کہ جس دن الحاج نذیر احمد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "بو" Bo میں وارد ہوئے تو ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ ہم نے یہ تو سن رکھا تھا۔ اور روزانہ کا تجربہ بھی تھا کہ عیسائی مشنری اور مناد افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے آتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے لئے یہ ایک اچنبھے کی بات تھی کہ مشنری تو ہو لیکن وہ اسلام کا مشنری ہو۔ الحاج علی رضی اللہ تعالیٰ نے جب لوگوں کو بتایا کہ امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور میں ان کے دوسرے خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمائندہ بن کر آیا ہوں۔ تو مقامی علماء بہت برہم ہوئے اور اعلان کر دیا کہ ان کو رہائش کے لئے کوئی جگہ نہ دی جائے اور ان کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ مولانا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کو ایک ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے اپنے لئے بند پایا۔ کسی نے رات بسر کرنے کے لئے جگہ نہ دی۔ بالآخر اپنے ساتھی سے جو ان کی کتابیں اٹھائے ساتھ ساتھ پھرا کرتا تھا۔ فرمایا۔ کہ چلو "بُش" یعنی جنگل میں چلتے ہیں۔ رات وہیں بسر کریں گے۔ جنگل کے لفظ سے یہاں کے جنگل کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ گھاس جھاڑیوں۔ بیلوں۔ پودوں۔ درختوں کی ایک ناقابل عبور دیوار ہوتی ہے جو ہر قسم کے جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ اور جائے پناہ ہوتی ہے محترم پا روجیدہ کہتے ہیں۔ لوگوں کی اس بدسلوکی پر مجھے بہت طیش آیا اور میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ جہاں ایک درخت کے نیچے حضرت مولانا نذیر احمد علی زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔ آدھی رات جب آپ نماز تہجد کے لئے اٹھے تو ان کو دمے کا دورہ پڑ گیا جو اتنا شدید تھا کہ میں نے سمجھا کہ اب آپ پر نزع کی حالت طاری ہے۔ چنانچہ میں نے ان کی تیمارداری کی اور لوگوں کی بدسلوکی پر معذرت کا اظہار کیا۔ اس پر مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ نے بڑے جذبے اور یقین کے ساتھ مجھے بتایا کہ روجیدہ صاحب مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اور میری بات یاد رکھو کہ یہاں احمدیت پھیلے گی اور ابھی آپ زندہ ہونگے کہ لوگ آپ کے پاس آکر منتیں کیا کرینگے اور آپ جسے پسند کریں گے۔ دیکھیں گے جسے چاہیں گے انکار کر دیں گے۔ پا روجیدہ آبدیدہ ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے یہ زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے بورڈ آف گورنرز کا رکن ہوں۔ بعض دفعہ ملک کے لیڈر اور وزراء کی سفارشوں سے لڑکے داخلے کے لئے آتے ہیں اور ہم انکار کر دیتے ہیں کہ جگہ نہیں ہے۔

مگبورکا (جہاں ہمارا مشن ہاؤس اور مسجد اور سکول ہے) کے قریب بو (Bo) سے تقریباً ستر میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس کا نام باما ہے راستوں کے مسدود اور دشوار گذار ہونے کے باعث آجکل بھی یہ گاؤں الگ تھلگ اور پہنچ سے دور ہے۔ اصل Bush کا علاقہ ہے یہ وہ جگہ ہے۔ جسے حضرت مولانا صاحب رضی اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل اپنا مرکز بنایا۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد ہے۔ سکول ہے جماعت ہے۔ مبلغ ہے لیکن ان دنوں یہ گاؤں قدیم Pagan مذاہب جنگلی کلچر کا مثالی نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ ایک لڑکے کیساتھ جس نے آپ کی کتب اٹھائی ہوئی تھیں پہنچے۔ غیر ملکی سیاح وہاں صبح صبح جاتے اور شام ہونے سے پہلے پہلے واپس آجایا کرتے۔ رات وہاں گذارنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی لیکن حضرت مولوی صاحب رضی اللہ جب غروب آفتاب تک بھی وہاں سے نہ گئے تو لوگ حیران ہوئے۔ ہوا یہ کہ آپ نے ان وحشی اور برہنہ قبائل میں ڈیرے ڈال دئے اور جب چھ ماہ کے بعد اپنی کتابوں کا بنڈل اٹھا کر وہاں سے روانہ ہوئے تو وہاں ایک مخلص جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اور مسجد بھی تعمیر ہو چکی تھی جسے آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا۔ بات لمبی نہ ہو جائے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ کے متعلق کتنے واقعات ہیں جو لوگوں کو اب تک یاد ہیں۔ اور جنہیں لوگ لذت لے لے کر بیان کرتے ہیں اور جب آپ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت واپس پاکستان بھجوا دئے گئے تو دیکھنے والوں کو ان کی جسمانی حالت دیکھ کر گھبراہٹ پیدا ہوتی تھی۔ افریقہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی تھی ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ اگر واپس افریقہ آئے۔ تو زندہ نہ رہ سکیں گے لیکن بار بار اصرار کے ساتھ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ سے اجازت لیکر ہی ٹلے۔ ربوہ سے روانگی کے وقت ان کی آخری تقریر احمدیت کی تاریخ میں ایک یادگار کی حیثیت رکھتی ہے انہوں نے کہا۔ کہ میں واپس افریقہ جا رہا ہوں اب انشاء اللہ میری وفات وہیں ہوگی اور افریقہ میں میری قبر کی چھ فٹ زمین ایسی ہوگی۔ جس پر احمدیت کا قبضہ ہوگا۔ جب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے لندن میں انہیں روکنا چاہا تو جوش میں آکر کہنے لگے آپ مجھے مت روکیں۔ میں نے اہل افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے زندگی گزاری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری وفات بھی وہیں ہو۔ اور تین دفعہ بلند آواز سے کہا

I want to die there.
I want to die there.
I want to die there.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم سلمہا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ سیرالیون مولوی محمد صدیق صاحب احباب جماعت واراکین قافلہ مزار پر پہنچے۔ حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حاضرین بھی شامل ہوئے۔ کونسی آنکھ تھی جو اشکبار نہ تھی۔ لیکن یہ آنسو غم کے آنسو نہیں تھے۔ یہ تشکر امتنان اور محبت کے آنسو تھے۔ جو دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں اس التجا کے ساتھ حاضر ہوئے۔ کہ اے ہمارے رب احمدیت کے فتح نصیب روحانی لشکر کو ایسے ہزاروں ہزار خادم رہتی دنیا تک ہر زمانے میں ارزانی فرما جو اپنی زندگیاں اسی عاجزی اور اسی انکساری سے تیرے جلال اتیرے دین کے احترام اور محمد رسول اللہ کی عظمت کے قیام میں قربان کر دیں۔ اور اس قربانی کو تیرا احسان سمجھ کر اور تیری دین جان کر تیرے حضور عجز کیساتھ جھکے رہیں۔ اے ہمارے رب تو اس پر بھی اپنی کروڑ ہا کروڑ رحمتیں بھیج جسکی خاطر یہ مجاہد کبیر یہاں آیا اور اس پر بھی جس نے اسے یہاں بھیجا۔ اور ان پر بھی جنہوں نے اس کی مدد کی اور اس کی آواز پر لبیک کہا اور اس پر بھی جسے تو نے خود اس روحانی لشکر کا سالار اعظم اور اپنی قدرت ثانیہ کا تیسرا مظہر بنایا اور جو سفر کی کوفت اور گرمی کی شدت میں بھی مسکراتے ہوئے چہرے اور دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ آج اس قوم کو سلام اور دعا کے تحفہ سے نواز رہا ہے۔ جس کا آنا اس مظلوم اور مجبور قوم بلال رضی اللہ کے لئے سراپا برکت۔ رحمت اور سکینت کا آنا ہے اور جس کی دعائے مستجاب سے انشاء اللہ اس قوم کی بلکہ ساری بنی نوع انسان کی کایا پلٹنے والی ہے۔ آج جماعت ہائے احمدیت مغربی افریقہ کو دیکھکر اور حضور کی تشریف آوری سے جو زلزلہ روحوں میں برپا ہوا ہے اسکے پیش نظر یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ کے فضل سے وہ دن دور نہیں جب سارے کے سارے اہل افریقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہوکر اسلام کی سربلندی کا باعث ہوں گے۔ بات لمبی ہو رہی ہے لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم۔ حضرت مولوی صاحب کے مزار پر انگریزی اور عربی زبان میں کتبے لگے ہوئے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے

"الحاج نذیر احمد علی احمدیہ مسلم مشنری ازقادیان آپ (برصغیر ہندو پاکستان) میں ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹ مئی ۱۹۵۵ء کو بو میں وفات پائی۔ وہ پہلے احمدیہ مسلم مشنری ہیں جنہوں نے ۱۹۳۷ء میں سیرالیون میں مشن قائم کیا۔ ملک کا جگہ جگہ دورہ کیا اور اپنی انتھک کوششوں سے ملک کے گوشے گوشے میں جماعتیں قائم کر دیں آپ گھانا اور سیرالیون کے رہنے والوں کے قلوب میں اپنی محبت کے انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ دونوں ملکوں میں آپ نے بطور امیر اور مشنری انچارج کام کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارے مغربی افریقہ کے لئے پہلا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا۔

آپ نے اللہ کے دین کی خاطر جو جہاد کیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین"

حضور کی واپسی

دعا کے بعد حضور کی کار واپسی پر پھر کیتھولک مشن سیکنڈری کے کلاس روموں کے پاس سے گذری۔ تو طلبا جن میں اکثریت مسلمان طلباء کی تھی اپنی کلاسیں چھوڑ کر کھڑکیوں سے آ گئے اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے لگے۔ پادری صاحبان خالی ڈیسکوں اور ڈسکوں اور بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) کے پاس کھڑے حیرت سے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ پادری صاحبان کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور طلباء اس طرح حضور کے استقبال کے لئے کھنچے چلے آئے جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔ یقیناً یہ ایک الٰہی تصرف تھا۔ جو دلوں پر ہوا۔ جس سے عیسائیت کے گڑھ میں رہنے والے بچے پابندیوں کی زنجیریں توڑ کر اس طرح حضور کی طرف متوجہ ہو گئے جس طرح بچہ اپنے کھلونے چھوڑ کر ماں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس ایمان افروز نظارے سے ایمان تازہ ہو گئے۔ الحمد للہ تعالیٰ ہمارے آقا کو صحت و سلامتی سے اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور حضور کا بابرکت سایہ تمام مظلوموں اور مجبوروں اور ساری بنی نوع انسان کے لئے لمبا کر دے آمین

حضور کی صحت

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اور دیگر افراد قافلہ بھی خیریت سے ہیں۔ حضور اپنی محبوب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو حسنات دارین سے نوازتا رہے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۶۹

میں کنیز بیگم زوجہ شیخ محمد اسلم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ..... ساکن دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰ روپیہ

۲- زیورات کانٹے ایک جوڑی ڈھائی تولہ (۲½) ۳۱۲/۵۰

۳- انگوٹھیاں وزن ۲½ تولہ ۳۱۲/۵۰

۴- چاندی کے زیورات ۵۰ تولہ ۲۵۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:- کنیز بیگم اہلیہ شیخ محمد اسلم دنیاپور۔

گواہ شد:- شیخ محمد اسلم ولد شیخ محمد سلیم صاحب دنیاپور

گواہ شد:- شیخ محمد سلیم ولد شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور

مسل نمبر ۲۰۰۷۰

میں عزیزاں بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ

۲- کانٹے طلائی ایک تولہ ۳ ماشہ ۲۰۰/- ،،

۳- گلے کے تعویذ طلائی وزن ایک تولہ ۱۴۰/- ،،

۴- سلائی مشین دیسی پرانی مالیتی ۸۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامستا:- عزیزاں بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب

گواہ شد:- ڈاکٹر غلام محمد حق ... نوشہرہ ورکاں۔

گواہ شد:- محمد یوسف ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب نوشہرہ ورکاں

مسل نمبر ۲۰۰۷۱

میں شریف احمد معلم ولد حکیم سلیمان صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ پانچ (۵) مرلہ سفید زمین دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- شریف احمد معلم وقف جدید

گواہ شد:- محمد عبداللہ چیمہ

گواہ شد:- ملک رشید طیب انسپکٹر وقف جدید۔

مسل نمبر ۲۰۰۷۲

میں وسیع الدین ولد عبدالرحیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۵۵ ساکن تربیلا کالونی ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۰ مرلہ زمین دارالعلوم ربوہ قیمت زیر تجویز ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۹/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- وسیع الدین تربیلا ڈیم کالونی

گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال وصیت ۶۲۲۹

گواہ:- منیر احمد چوہان وصیت ۱۸۰۲۵

مسل نمبر ۲۰۰۷۳

میں شیخ محمد سلیم ولد شیخ محمد اسلم صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک رہائشی مکان واقع وارڈ ۳ تین کمرہ جات مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپیہ

(۲) ماہوار آمد بذریعہ تجارت ۴۰۰/-

(۳) باقی تمام جائیداد والد صاحب کے نام ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- شیخ محمد سلیم ولد شیخ محمد اسلم

گواہ شد:- محمد عمر سندھی مربی سلسلہ

گواہ شد:- شیخ محمد اسلم ولد حاجی شیخ محمد حسین مرحوم دنیاپور۔

مسل نمبر ۲۰۰۷۴

میں امۃ القیوم زوجہ شیخ محمد سلیم صاحب قوم شیخ تانگو پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر		۲۰۰۰/-
۲- آٹھ چوڑیاں وزنی ۷ تولہ		۸۷۵/-
۳- کانٹے مگھر ۱½ تولہ		۱۸۷/۵۰
۴- گلوبند ۳½ تولہ		۴۳۷/۵۰
۵- گانی ۲ تولہ		۲۵۰/-
۶- بندے چھوٹے ۱ تولہ		۱۲۵/-
۷- انگوٹھیاں ۴ عدد ۱ تولہ		۱۲۵/-
۸- گھڑی		۱۲۵/-
	میزان	۴۱۲۵/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستا:- امۃ القیوم بیگم اہلیہ شیخ محمد سلیم صاحب کمیشن ایجنٹ

گواہ شد:- شیخ محمد اسلم دنیاپور

گواہ شد:- محمد سلیم ولد شیخ محمد اسلم صاحب ریلوے روڈ دنیاپور۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"لانگ ٹرم" پالیسی کے ماتحت لوگ آئندہ آنیوالوں کیلئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں

لیکن حضرت ابراہیمؑ نے جو "لانگ ٹرم" پالیسی اختیار کی وہ کسی اور نے نہیں کی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ "لانگ ٹرم پالیسی" کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشکردہ قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بہرحال ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جنس میں بڑا کمال بخشا اور ایسا بخشا کہ اس جنس میں سے کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں اپنی ملکی ترقی کے لئے دو قسم کی پالیسیاں اختیار کیا کرتی ہیں۔ ایک پالیسی "شارٹ ٹرم پالیسی" کہلاتی ہے اور ایک "لانگ ٹرم پالیسی" کہلاتی ہے یعنی ایک تو اس ملک کی موجودہ مشکلات کو دور کرنے کے لئے عارضی انتظام ہوتا ہے اور ایک اس ملک کے لئے لمبا پروگرام ہوتا ہے جس کا مقصد اس ملک کی حالت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی گورنمنٹ اپنے ملک کو ایک دن میں اعلیٰ ترقی نہیں دے سکتی بلکہ اس کے لئے تیس پینتیس سال کی کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تیس پینتیس سال کی کوشش کے یہ معنے نہیں کہ اگر کسی حصۂ ملک میں قحط پڑ جائے تو حکومت کہے کہ ہم نے پروگرام بنایا ہوا ہے کہ تیس سال کے بعد ایسے حالات پیدا نہیں ہوں گے۔ اب چونکہ ہم اس طرف لگے ہوئے ہیں اس لئے ہم قحط زدہ لوگوں کی مدد نہیں کر سکتے۔ اگر وہ مرتے ہیں تو مریں۔ ایسے مواقع پر شارٹ ٹرم پالیسی کو اختیار کیا جاتا ہے تا اچانک پیدا ہونے والی باتیں اصل پروگرام میں مخل نہ ہوں۔ "لانگ ٹرم پالیسی" یعنی ایسی پالیسی جس سے آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے پچھلی تکالیف کا ازالہ کیا جائے۔ اس کے لئے لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں مگر ان میں سے کوئی قربانی بھی ابراہیمؑ کی قربانی سے بڑھ کر نہیں۔ یعنی جو "لانگ ٹرم پالیسی" حضرت ابراہیمؑ نے اختیار کی کسی اور نے نہیں کی۔ شارٹ ٹرم پالیسی یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی ایسا آدمی نظر آئے جو بھوک سے مر رہا ہو اور وہ اس کے سامنے روٹی رکھ دے اور کہے کہ کھا لو تو ہم اسے اچھا اور نیک آدمی کہیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی پیاسا ہو اور کوئی اس کے سامنے خالی پانی ہی نہیں بلکہ شربت رکھے اور کہے کہ پی لو تو ہم اسے اچھا اور نیک آدمی کہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ہم اسے ظالم کہتے۔ ایسے کاموں کو ہم شارٹ ٹرم پالیسی کہتے ہیں اور اس قسم کی نیکیاں عام طور پر پائی جاتی ہیں مگر ایک نیکی وہ ہوتی ہے جو سارے لوگوں کے لئے ہوتی ہے اور جس سے ساری دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔ ... لانگ ٹرم پالیسی میں لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ زمینیں خریدتے ہیں اسی غرض سے کہ ہمارے بیٹوں کے کام آئیں اور وہ مشکلات میں نہ پھنسیں لیکن میں نے کسی زمیندار کو نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے پوتوں کے لئے زمینوں کا انتظام کیا ہو۔ اگرچہ یہ بھی ایک لانگ ٹرم پالیسی ہے کہ بیٹوں کے مفاد کے لئے زمین خریدی جائے لیکن بڑے بڑے زمیندار بھی اپنے پوتوں کے لئے زمینیں نہیں خریدتے صرف بیٹوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی ہے اور اس کا اکثر حصہ زمینداروں کا ہے اور ان میں بڑے بڑے امیر زمیندار ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے اس غرض سے زمین خریدی ہو کہ پوتوں کے کام آئے۔ پھر ہزاروں غیر احمدی۔ ہندو اور عیسائی ہیں جو مجھ سے ملتے ہیں مشورہ کرتے ہیں اور دعاؤں کے لئے کہتے رہتے ہیں اور میں ان کی حالت جانتا ہوں لیکن میں نے ان میں سے بھی کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس غرض سے زمین بڑھا رہا ہو یا مال جمع کر رہا ہو کہ اس کے پوتوں کے کام آسکے۔ ہر ایک اس لئے بڑھاتا ہے کہ اس کے بیٹے کے کام آسکے۔ پوتے کا کسی کو خیال ہی نہیں آتا لیکن اس کے مقابل پر ابراہیمؑ کی لانگ ٹرم پالیسی دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے آپ نے ایک بیٹے حضرت اسحٰقؑ کو کہا کہ آباد ملک میں جا کر تبلیغ کرو اور دوسرے بیٹے کو مکہ میں جو کہ وادی غیر ذی زرع تھی چھوڑ آئے اس غرض سے کہ ڈیڑھ ہزار سال بعد جو قوم یہاں آباد ہو چکی ہوگی اس کو ایک رہبر کی ضرورت ہوگی اور اس وقت میری یہ نسل خدا تعالیٰ کا نام بلند کرے گی۔ اب دیکھو یہ کتنی لانگ ٹرم پالیسی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ الشعراء صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۳)

اکنافِ عالم میں مساجد کے قیام کی غرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم مسجدیں اس لئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔"

یہی عزم صمیم سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جیسا کہ حضور رضؓ کے حسبِ ذیل ارشاد سے ظاہر ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد مرد۔ عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس نام کو دنیا کے کناروں تک روشن اور منوّر کرنے کے لئے ممالک بیرون میں مساجد کی تعمیر کے بابرکت پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

علاجِ حیوانات کے ماہر کی ضرورت

بیرونِ پاکستان سے ایک عزیز نے اطلاع دی ہے کہ ایک سرکاری آرگنائزیشن میں ایک خالی آسامی کے لئے ایک اینیمل ہسبنڈری کے گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ اڑھائی ہزار روپے کے قریب ماہانہ مشاہرہ ہوگا۔ تجربہ کار کوئی دوست اگر اس ملازمت کے حاصل کرنے کے

وقفِ جدید کے زیر اہتمام ضلع نگرپارکر سندھ میں تبلیغِ اسلام کا کام

جیسا کہ دوست جانتے ہیں وقفِ جدید کے زیرِ اہتمام ضلع نگرپارکر سندھ میں اس وقت تقریباً ۷ مشن قائم ہیں جہاں شب و روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآنِ مجید کی تعلیم کا کام سرگرمی سے جاری ہے ـــــ اس وقت چار اصحاب ایسے ہیں جنہوں نے کامل طور پر ایک ایک مشن کے اخراجات کا بار خود اپنے کندھوں پر لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے افضالات سے نوازے۔ آمین۔ (ایسے احباب کی فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے)

ضرورت ہے کہ ایسے احباب آگے آئیں جو بشاشتِ طبعی سے اِس عظیم الشان مہم میں قرار واقعی حصّہ لیں۔ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو دوست صرف -/۵۰ روپے اس جہاد میں ادا فرمائیں گے ان کے نام خصوصی دعا کے لئے حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیئے جائیں گے اور اس صدقہ جاریہ میں جو ثواب انہیں مالکِ حقیقی کی طرف سے ملے گا اس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ پس اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والو ـــــ آؤ کہ دین کی مدد کا وقت اب ہے۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

م خواہش مند ہوں تو خاکسار کو اپنے کوائف سے اطلاع دیں۔ ضروری کوائف سے انہیں بذریعہ خط اطلاع کر دوں گا۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴